

معاونتِ اسلامی

بشیر بیگم کی مبارک کٹہر

آپ کی خدمت سے ملنے کا فخر ہے

کیونکہ کیا آسمان پرست پہلا آدمی ہے

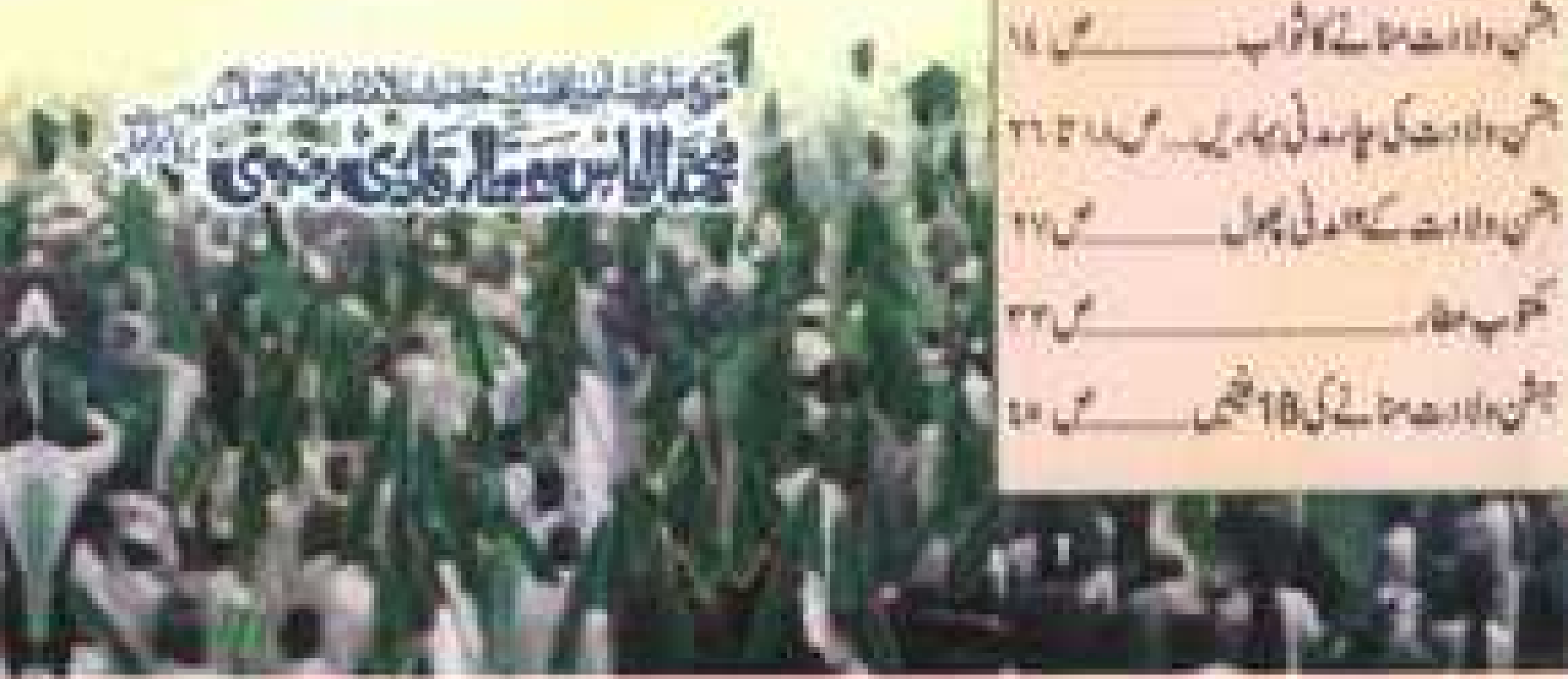


صبحِ بہارِ ایلان

معِ جنسِ ولادت کے بدلی پھول و مکتوب

پیشکش: **میرزا حسن علی شاہ**

۱	ایک سالہ لکھی
۲	۱۱ سالہ لکھی میں پہلا خط
۳	۱۲ سالہ لکھی میں پہلا خط
۴	۱۳ سالہ لکھی میں پہلا خط
۵	۱۴ سالہ لکھی میں پہلا خط
۶	۱۵ سالہ لکھی میں پہلا خط
۷	۱۶ سالہ لکھی میں پہلا خط
۸	۱۷ سالہ لکھی میں پہلا خط
۹	۱۸ سالہ لکھی میں پہلا خط
۱۰	۱۹ سالہ لکھی میں پہلا خط
۱۱	۲۰ سالہ لکھی میں پہلا خط
۱۲	۲۱ سالہ لکھی میں پہلا خط
۱۳	۲۲ سالہ لکھی میں پہلا خط
۱۴	۲۳ سالہ لکھی میں پہلا خط
۱۵	۲۴ سالہ لکھی میں پہلا خط
۱۶	۲۵ سالہ لکھی میں پہلا خط
۱۷	۲۶ سالہ لکھی میں پہلا خط
۱۸	۲۷ سالہ لکھی میں پہلا خط
۱۹	۲۸ سالہ لکھی میں پہلا خط
۲۰	۲۹ سالہ لکھی میں پہلا خط
۲۱	۳۰ سالہ لکھی میں پہلا خط
۲۲	۳۱ سالہ لکھی میں پہلا خط
۲۳	۳۲ سالہ لکھی میں پہلا خط
۲۴	۳۳ سالہ لکھی میں پہلا خط
۲۵	۳۴ سالہ لکھی میں پہلا خط
۲۶	۳۵ سالہ لکھی میں پہلا خط
۲۷	۳۶ سالہ لکھی میں پہلا خط
۲۸	۳۷ سالہ لکھی میں پہلا خط
۲۹	۳۸ سالہ لکھی میں پہلا خط
۳۰	۳۹ سالہ لکھی میں پہلا خط
۳۱	۴۰ سالہ لکھی میں پہلا خط
۳۲	۴۱ سالہ لکھی میں پہلا خط
۳۳	۴۲ سالہ لکھی میں پہلا خط
۳۴	۴۳ سالہ لکھی میں پہلا خط
۳۵	۴۴ سالہ لکھی میں پہلا خط
۳۶	۴۵ سالہ لکھی میں پہلا خط
۳۷	۴۶ سالہ لکھی میں پہلا خط
۳۸	۴۷ سالہ لکھی میں پہلا خط
۳۹	۴۸ سالہ لکھی میں پہلا خط
۴۰	۴۹ سالہ لکھی میں پہلا خط
۴۱	۵۰ سالہ لکھی میں پہلا خط
۴۲	۵۱ سالہ لکھی میں پہلا خط
۴۳	۵۲ سالہ لکھی میں پہلا خط
۴۴	۵۳ سالہ لکھی میں پہلا خط
۴۵	۵۴ سالہ لکھی میں پہلا خط
۴۶	۵۵ سالہ لکھی میں پہلا خط
۴۷	۵۶ سالہ لکھی میں پہلا خط
۴۸	۵۷ سالہ لکھی میں پہلا خط
۴۹	۵۸ سالہ لکھی میں پہلا خط
۵۰	۵۹ سالہ لکھی میں پہلا خط
۵۱	۶۰ سالہ لکھی میں پہلا خط
۵۲	۶۱ سالہ لکھی میں پہلا خط
۵۳	۶۲ سالہ لکھی میں پہلا خط
۵۴	۶۳ سالہ لکھی میں پہلا خط
۵۵	۶۴ سالہ لکھی میں پہلا خط
۵۶	۶۵ سالہ لکھی میں پہلا خط
۵۷	۶۶ سالہ لکھی میں پہلا خط
۵۸	۶۷ سالہ لکھی میں پہلا خط
۵۹	۶۸ سالہ لکھی میں پہلا خط
۶۰	۶۹ سالہ لکھی میں پہلا خط
۶۱	۷۰ سالہ لکھی میں پہلا خط
۶۲	۷۱ سالہ لکھی میں پہلا خط
۶۳	۷۲ سالہ لکھی میں پہلا خط
۶۴	۷۳ سالہ لکھی میں پہلا خط
۶۵	۷۴ سالہ لکھی میں پہلا خط
۶۶	۷۵ سالہ لکھی میں پہلا خط
۶۷	۷۶ سالہ لکھی میں پہلا خط
۶۸	۷۷ سالہ لکھی میں پہلا خط
۶۹	۷۸ سالہ لکھی میں پہلا خط
۷۰	۷۹ سالہ لکھی میں پہلا خط
۷۱	۸۰ سالہ لکھی میں پہلا خط
۷۲	۸۱ سالہ لکھی میں پہلا خط
۷۳	۸۲ سالہ لکھی میں پہلا خط
۷۴	۸۳ سالہ لکھی میں پہلا خط
۷۵	۸۴ سالہ لکھی میں پہلا خط
۷۶	۸۵ سالہ لکھی میں پہلا خط
۷۷	۸۶ سالہ لکھی میں پہلا خط
۷۸	۸۷ سالہ لکھی میں پہلا خط
۷۹	۸۸ سالہ لکھی میں پہلا خط
۸۰	۸۹ سالہ لکھی میں پہلا خط
۸۱	۹۰ سالہ لکھی میں پہلا خط
۸۲	۹۱ سالہ لکھی میں پہلا خط
۸۳	۹۲ سالہ لکھی میں پہلا خط
۸۴	۹۳ سالہ لکھی میں پہلا خط
۸۵	۹۴ سالہ لکھی میں پہلا خط
۸۶	۹۵ سالہ لکھی میں پہلا خط
۸۷	۹۶ سالہ لکھی میں پہلا خط
۸۸	۹۷ سالہ لکھی میں پہلا خط
۸۹	۹۸ سالہ لکھی میں پہلا خط
۹۰	۹۹ سالہ لکھی میں پہلا خط
۹۱	۱۰۰ سالہ لکھی میں پہلا خط



4921389-90-91

2201479 2314045-2203311

www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

صَبْحِ بَہاراں

مع جشن ولادت کے مدنی بھول و مکتوب

دُرود شریف کی فضیلت

جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۲)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ ربیع النور شریف تو کیا آتا ہے ہر طرف موسم بہار آ جاتی ہے۔ بیٹھے بیٹھے مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیوانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ بوڑھا ہو یا جوان ہر حقیقی مسلمان گویا دل کی زبان سے بول اُٹھتا ہے۔

نار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول

بوائے ابلیس کے جہاں میں کبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جب کائنات میں کفر و شرک اور وحشت و بدمعاشیت کا گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ بارہ ربیع النور شریف کو مکہ مکرمہ میں حضرت سیدنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکانِ رحمت نشان سے ایک ایسا نور چمکا جس نے سارے عالم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ بسکتی ہوئی انسانیت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی وہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جو سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رب العزت، محسنِ انسانیت عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالمین کے لئے رحمت بن کر مادی رگیتی پر جلوہ گر ہوئے۔

مبارک ہو کہ ختمُ المرسلین تشریف لے آئے (ﷺ)

جنابِ رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ تشریف لے آئے (ﷺ)

صَبْحِ بَہاراں

خاتمُ المرسلین، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ، شفیعُ الْمُذْنِبِينَ، انیسُ الْغَرِیْبِیْنَ، سِرَاجُ السَّالِکِیْنَ، محبوبِ ربِّ الْعَالَمِیْنَ، جنابِ صادق و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرارِ ہر قلب محزون غمگین بن کر 12 ربیع النور شریف کو صبح صادق کے وقت جہاں میں تشریف لائے اور آ کر بے سہاروں، غم کے ماروں، دکھیاروں، ولیفگاروں اور دردِ رکی ٹھوکریں کھانے والے بے چاروں کی شامِ غریباں کو ”صبحِ بہاراں“ بنایا۔

مسلمانو! صبحِ بہاراں مبارک وہ برساتے انوار سرکار آئے (ﷺ)

مُفْجِرَات

۱۲ ربيع النور شریف کو اللہ عزوجل کے نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دُنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کفر و ظلمت کے باؤل مچھٹ گئے، شاہ ایران 'کسرائی' کے محل پر زلزلہ آیا، چودہ لاکھ گر گئے۔ ایران کا جو آتش کدہ ایک ہزار سال سے فعلہ زَن تھا وہ بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا، کعبے کو وجد آ گیا، بُت سر کے بل گر پڑے۔

تیری آمد تھی کہ بیٹ اللہ بحرے کو جھکا تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر گیا

تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاں میں فضل و رَحمت بن کر تشریف لائے اور یقیناً اللہ عزوجل کی رَحمت کے نڈول کا دِن خوشی و مسرّت کا دِن ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

قل بفضل اللہ وبرحمته فبذلک فلیفرحوا ۝ هو خیر مما یجمعون ۝ (پ ۱۱، یونس ۵۸)

ترجمہ کنزالایمان : تم فرماؤ اللہ عزوجل ہی کے فضل اور اسی کی رَحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔

وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

اللہ اکبر عزوجل ! رَحمتِ خداوندی پر خوشی منانے کا قرآن کریم حکم دے رہا ہے اور کیا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی اللہ عزوجل کی رَحمت ہے؟ دیکھئے مقدّس قرآن میں صاف صاف اعلان ہے۔

وما ارسلک الا رحمة للعالمین ۝ (پ ۱۰، الانبیاء ۱۰۷)

ترجمہ کنزالایمان : اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رَحمت سارے جہان کیلئے۔

شب قدر سے بھی افضل رات

حضرت سیدنا عبدالحق محدّث دہلوی علیہ رَحْمَةُ اللہِ القوی فرماتے ہیں، ”بے شک سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبِ ولادت شبِ قدر سے بھی افضل ہے کیونکہ شبِ ولادت سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس دُنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے جبکہ لَيْلَةُ الْقَدْرِ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہورِ ذاتِ مقدّس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجہ سے مُشْرِف ہو وہ اُس رات سے زیادہ مُشْرِف و عزّت والی ہے جو ملائکہ کے نڈول کی بناء پر مُشْرِف ہے۔ (مَنْابِتُ السُّنَّةِ ص ۲۸۹،

باب المدینہ کراچی)

عیدوں کی عید

الحمد لله عز وجل ۱۲ ربیع الثور مسلمانوں کے لئے عیدوں کی بھی عید ہے یقیناً آنسرو رسی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاں میں شاہِ بحر و بر بن کر جلوہ گر نہ ہوتے تو کوئی عید، عید ہوتی، نہ کوئی شب، شبِ براءت۔ بلکہ کون و مکان کی تمام تر رونق و شان اس جانِ جہان، رَحْمَتِ عالمیان، سیاحِ الامکان، محبوبِ رَحْمَن عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں کی دھول کا صدقہ ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(حدائقِ بخشش)

ابولہب اور میلاد

جب ابولہب مر گیا تو اُس کے بعض گھر والوں نے اُسے خواب میں بُرے حال میں دیکھا۔ پوچھا، کیا گزری؟ بولا، تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی خیر نصیب نہ ہوئی۔ ہاں اس کلمے کی انگلی سے پانی ملتا ہے کیونکہ (اس کے اشارہ سے) میں نے ثَوَيْبَہ کو نڈی کو آزاد کیا تھا۔ (بخاری ج ۱، ص ۱۵۳، حدیث ۵۱۰۱)

مسلمان اور میلاد

اس روایت کے تحت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، اس واقعہ میں میلاد شریف والوں کیلئے بڑی دلیل ہے جو تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبِ ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں۔ ﴿یعنی ابولہب جو کہ کافر تھا جب وہ تاجدارِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خبر پا کر خوش ہونے اور اپنی کو نڈی (ثَوَيْبَہ) کو دودھ پلانے کی خاطر آزاد کرنے پر بدلہ دیا گیا۔ تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو محبت اور خوشی سے بھرا ہوا ہے اور مال خرچ کر رہا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ محفلِ میلاد شریف گانے باجوں سے اور آلاتِ موسیقی سے پاک ہو۔﴾ (مدارج النبوت ج ۲ ص ۳۳، ضیاء القرآن)

جشنِ ولادت کی دھوم مچانیے !

میٹھے میٹھے اسلام بھانیو ! خوب خوب عید میلاد منائیے کہ جب ابولہب جیسے کافر کو بھی اس کی ولادت کی خوشی کرنے پر فائدہ پہنچا تو ہم تو الحمد للہ عز وجل مسلمان ہیں۔ ابولہب نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیت سے نہیں بلکہ صرف اپنے بھتیجے کی ولادت کی خوشی منائی پھر بھی اُس کو بدلہ ملا تو ہم اگر اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منائیں گے تو کیونکر محروم رہیں گے۔

گھر آمنہ کے سید ابرار آگیا (ﷺ) خوشیاں مناؤ غمزدو غمخوار آگیا

میلاد منانے والوں سے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں

ایک عالم صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، الحمد للہ مجھے خواب میں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ فطرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو مسلمانوں کا ہر سال آپ کی ولادتِ مبارک کی خوشیاں منانا پسند آتا ہے؟ ارشاد فرمایا، ”جو ہم سے خوش ہوتا ہے ہم بھی اُس سے خوش ہوتے ہیں۔“ (تذکرۃ الواعظین ص ۶۰۰، کوئٹہ)

ولادت کی خوشی میں جہنڈے

سیدنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے دیکھا کہ تین جہنڈے نصب کئے گئے۔ ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں، تیسرا کعبے کی چھت پر..... اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہو گئی۔ (خصائص شجرِ حجاج اول ص ۸۲)

روح الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جہنڈا تا عرش اڑا مہرِ یاسج شب ولادت

جہنڈے کے ساتھ جلوس

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب سوائے مدینہ ہجرت فرمائی اور مدینہ پاک کے قریب ’موضع غمیم‘ میں پہنچے تو بریدہ اسلمی، قبیلہ بنی سہم کے سترسوار لے کر سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ عزوجل گرفتار کرنے آئے، مگر سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ فیض آثار سے خود ہی محبتِ شاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گرفتار ہو کر پورے قافلے سمیت مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ اب عرض کی، یا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں آپ کا داخلہ پرچم کے ساتھ ہونا چاہئے۔ چنانچہ اپنے عمامہ سر سے اتار لیا اور سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے آگے روانہ ہوئے۔ (ولاء الوفا ج اول ص ۲۳۳، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ایمان کی حفاظت کا نسخہ

شیخ الاسلام حضرت علامہ ابن حجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی، ”النعمۃ الکبریٰ ص ۲۴“ پر نقل فرماتے ہیں، حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ الہادی نے فرمایا، ”محفلِ میلادِ مُصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ادب و تعظیم کے ساتھ حاضری دینے والے کا ایمان سلامت رہے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل“

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !

ایمان افروز حکایت

مدینہ منورہ زادۃ اللہ شرفاً و تعظیماً میں ابراہیم نامی ایک مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیوانہ رہا کرتا تھا۔ ہمیشہ حلال روزی کما تا اور اپنی آمدنی کا آدھا حصہ جشن ولادت منانے کے لئے علیحدہ جمع کرتا (کاش! ہم اپنی آمدنی کا آدھا نہ ہی بارہواں حصہ بلکہ ایک فیصد ہی جشن ولادت کے لئے نکال کر اسے دین کے کاموں میں صرف کرنے کا حوصلہ رکھتے۔) ربیع النور شریف کی آمد ہوتی تو دھوم دھام سے مگر شریعت کے دائرے میں رہ کر جشن ولادت مناتا۔ اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایصالِ ثواب کیلئے خوب لنگر کرتا اور اچھے اچھے کاموں میں اپنی رقم خرچ کرتا۔ اس کی زوجہ محترمہ بھی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت دیوانی تھی اور ان کاموں میں مکمل تعاون کرتی، زوجہ کی وفات ہو گئی مگر اس کے معمولات میں فرق نہ آیا۔ ابراہیم دیوانے نے ایک دن اپنے نو جوان بیٹے کو وصیت کی، ”پیارے بیٹے! آج رات میری وفات ہو جائے گی، میری تمام تر پونجی میں پچاس دزہم اور انیس گز کپڑا ہے۔ کپڑا تجھیں و تکفین پر صرف کرنا اور رہی رقم تو اسے بھی ہو سکے تو نیک کام میں خرچ کر دینا۔“ اس کے بعد اس نے کلمہ طیبہ پڑھا اور اس کی روح قفسِ غنصری سے پرواز کر گئی۔

بیٹے نے حسب وصیت والد مرحوم کو سپردِ خاک کر دیا۔ اب پچاس دزہم نیک کام میں خرچ کرنے کے معاملے میں اس کو سمجھ نہ آتی تھی کہ کیا کرے۔ اسی فکر میں رات جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم اور ہر طرف نفسی نفسی کا عالم ہے، خوش نصیب لوگ سوائے جنت رواں دواں ہیں، جبکہ مجرموں کو گھسیٹ گھسیٹ کر جہنم کی طرف ہانکا جا رہا ہے اور یہ کھڑا تھرتھرا کانپ رہا ہے کہ اس کے بارے میں نہ جانے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اتنے میں غیب سے ندا آئی، ”اس نو جوان کو جنت میں جانے دو۔“ پختانچہ وہ خوشی خوشی جنت میں داخل ہو گیا اور سیر کرنے لگا۔ ساتوں جنتوں کی سیر کرنے کے بعد جب آٹھویں جنت کی طرف بڑھا تو داروغہ جنتِ رضوان نے فرمایا، ”اس جنت میں صرف وہی داخل ہو سکتا ہے جس نے ماہِ ربیع النور میں ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایام میں خوشی منائی ہو۔“ یہ سن کر وہ سمجھ گیا کہ میرے والدین مَرُحُومینِ اسی میں ہونے چاہئیں۔ اتنے میں آواز آئی، ”اس نو جوان کو اندر آنے دو، اس کے والدین اس سے ملنا چاہتے ہیں۔“ لہذا وہ اندر داخل ہوا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی والدہ مرحومہ نہر کوثر کے قریب بیٹھی ہے ساتھ ہی ایک تخت بچھا ہے اس پر ایک بزرگ خاتون جلوہ افروز ہیں اور اس کے ارد گرد گریساں بچھی ہیں جن پر کچھ پُر وقار خواتین تشریف فرما ہیں۔ اس نے ایک فرشتے سے پوچھا، یہ خواتین کون ہیں؟ اس نے بتایا، تخت پر شہزادی کوئین سیدہ ثناء فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور گریسوں پر خدیجہ الکبریٰ، عائشہ صدیقہ، سیدہ ثناء مریم، سیدہ ثناء آسیہ، سیدہ تناسارہ، سیدہ ثناء ہاجرہ، سیدہ تنارابعہ اور سیدہ ثناء زبیدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) ہیں۔

اسے بہت خوشی ہوئی، مزید آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بہت عظیم تخت بچھا ہے اور اس پر سرکارِ عالم، مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار، شافعِ روزِ شمار، جنابِ احمد مختارِ معز و جل و سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا پیارا پیارا چہرہ چمکاتے ہوئے رونق افروز ہیں۔ ازدِ گرد چار گریاں بچھی ہوئی ہیں ان پر خلفائے راشدین علیہم الرضوان تشریف فرما ہیں۔ دائیں طرف سونے کی گریاں پر ایپائے کرام علیہم السلام رونق افروز اور بائیں جانب ٹہندائے کرام جلوہ فرما ہیں۔ اتنے میں اس کے والدِ مرحوم ابراہیم بھی سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب ہی ٹھہر مٹ میں نظر آ گئے۔ والد صاحب نے اپنے تختِ جگر کو سینے سے لگالیا۔ وہ بہت خوش ہوا اور سوال کیا، پیارے ابا جان! آپ کو یہ عالیشان رتبہ کیوں کر حاصل ہوا؟ جواب دیا، الحمد للہ! یہ جشنِ ولادت منانے کا صلہ ہے۔ اس کے بعد اس نوجوان کی آنکھ کھل گئی۔

صبح ہوتے ہی اُس نے اپنا مکان اُونے پُونے داسوں بیچا اور والدِ مرحوم کے بچے ہوئے پچاس درہم کے ساتھ ساری رقم ملا کر طعام کا اہتمام کیا اور علماء و صلحاء کی دعوت کی۔ اس کا دل دُنیا سے اُچاٹ ہو چکا تھا، پُتناچے مسجد میں رہنے لگا اور اپنی زندگی کے بقیہ تیس سال عبادت میں گزار دیئے۔ بعد وفات کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا، کیا گزری؟ بولا، مجھے جشنِ ولادت منانے کی بَرَکت سے جنت میں اپنے والدِ مرحوم کے پاس پہنچا دیا گیا ہے۔
(تذکرۃ الواعظین اردو ص ۳۲۱ مطبوعہ مطبع ایجو کیشنل کراچی)

اللہ عزوجل کی اُن ہر رُحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مضرت ہو۔
بخش دے مجھ کو الہی عزوجل! بہرِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نامۂ اعمالِ عصیاں سے برا بھر پور ہے

جشنِ ولادت منانے کا ثواب

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی رات خوشی منانے والوں کی جزاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں فضل و کرم سے جَنَّاتِ النعیم میں داخل فرمائے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفلِ میلادِ مُنْعَقِد کرتے آرہے ہیں اور ولادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خوب صدقہ و خیرات دیتے آئے ہیں۔ خوب خوشی کا اظہار کرتے اور دل کھول کر خرچ کرتے ہیں نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے ذکر کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنے مکانوں کو سجاتے ہیں اور ان تمام افعالِ حسنہ کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہ عزوجل کی بَرَکتوں کا ٹُوں ہوتا ہے۔ (مَائِثَتِ بِالسَّنَةِ ص ۲۹۰)

یہودیوں کو ایمان نصیب ہو گیا

حضرت سیدنا عبد الواحد بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، مصر میں ایک عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہا کرتا تھا جو ربیع النُّور شریف میں اللہ عز وجل کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خوب جشن ولادت منایا کرتا تھا۔ ایک بار ربیع النور شریف کے مہینے میں ان کی پڑوسن یہود نے اپنے شوہر سے پوچھا، ہمارا مسلمان پڑوسی اس مہینے میں ہر سال خصوصی دعوت وغیرہ کا اہتمام کیوں کرتا ہے؟ یہودی نے بتایا کہ اس مہینے میں اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تھی لہذا یہ دن اُن کا جشن ولادت مناتا ہے اور مسلمان اس مہینے کی بہت تعظیم کرتے ہیں۔ اس پر یہود نے کہا، واہ! مسلمانوں کا طریقہ بھی کتنا پیارا ہے کہ ہی لوگ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر سال جشن ولادت مناتے ہیں۔ وہ یہود دن رات جب سوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، خواب میں کیا دیکھتی ہے کہ ایک نہایت ہی حسین و جمیل بزرگ تشریف لائے ہیں، ازد و گزد لوگوں کا نجوم ہے۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک شخص سے دریافت کیا، یہ بزرگ کون ہیں؟ اُس نے بتایا، یہ نبی آخر الزمان، رَحْمَتِ عالمیان، محمد رسول اللہ عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ آپ اس لئے تشریف لائے ہیں تاکہ تمہارے مسلمان پڑوسی کو جشن ولادت منانے پر خیر و برکت عطا فرمائیں اور ان سے ملاقات فرمائیں نیز اس پر اظہار مسرت کریں۔ یہود نے پھر پوچھا، کیا آپ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری بات کا جواب دیں گے؟ اُس نے جواب دیا، جی ہاں۔ اس پر یہود نے سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب میں لَبَّيْكَ فرمایا۔ وہ بے حد متاثر ہوئی اور کہنے لگی، میں تو مسلمان نہیں ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر بھی مجھے لَبَّيْكَ کہہ کر جواب دیا۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ عز وجل کی طرف سے مجھے بتایا گیا ہے کہ تو مسلمان ہونے والی ہے۔ اس پر وہ بے ساختہ پکار اٹھی۔ بے شک آپ نبی کریم، صاحبِ خلقِ عظیم ہیں، جو آپ کی نافرمانی کرے وہ ہلاک ہوا اور جو آپ کی قذرو منزلت نہ جانے وہ خائب و خاسر ہوا۔ پھر اُس نے کلمہ شہادت پڑھا۔ اب اس کی آنکھ کھل گئی اور سچے دل سے مسلمان ہو گئی اور اُس نے یہ طے کر لیا کہ صبح اٹھ کر ساری پونجی اللہ عز وجل کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جشن ولادت کی خوشی میں لٹا دوں گی اور خوب نیاز کروں گی۔ جب صبح اٹھی تو اس کا شوہر دعوتِ طعام کی تیاری میں مصروف تھا۔ اس نے حیرت سے پوچھا آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ اس نے کہا، اس بات کی خوشی میں دعوتِ اہتمام کر رہا ہوں کہ تم مسلمان ہو چکی ہو۔ پوچھا، آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ اُس نے بتایا، میں بھی رات گزشتہ حضور اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست پر ایمان لا چکا ہوں۔ (تذکرۃ الواعظین ص ۵۹۸، کوئٹہ)

اللہ عزوجل کی اُن ہر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مضرت ہو۔

آمدِ سرکار سے ظلمت ہوئی کافور ہے (سیدنا محمد ﷺ) کیا زمیں، کیا آسمان ہر سمت چھایا نور ہے

دعوتِ اسلامی اور جشنِ ولادت

الحمد لله تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا جشنِ ولادت منانے کا اپنا ایک منفرد (مُن۔ ف۔ رد) انداز ہے، دُنیا کے بے شمار مُمالک میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام عیدِ میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شب کو عظیمُ الشان اجتماعِ میلاد کا انعقاد ہوتا ہے اور غالباً دُنیا کا سب سے بڑا اجتماعِ میلاد بابُ المدینہ کراچی میں ہوتا ہے۔ اس کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! اس میں شرکت کرنے والے نہ جانے کتنے ہی خوش نصیبوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں چار مَدَنی بہاریں ملاحظہ فرمائیں۔

{1} گناہ کا علاج مل گیا

ایک عاشقِ رسول کا کچھ اس طرح بیان ہے، شبِ عیدِ میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۳۲۶ھ) کے اجتماعِ میلاد مُنْعَقِدَہ (مُن۔ ع۔ قَدَہ) گکری گراؤنڈ بابُ المدینہ کراچی میں میرے ایک شناسا بے نمازی اور ماڈرن نوجوان نے شرکت کی، صبحِ بہاراں کے استقبال کے وقت دُرود و سلام کی گونج اور مرحبا یا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دھوم کے دوران اُن کے دل کی دُنیا زیورِ بر ہو گئی، نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت کا جذبہ ملا، اُنہوں نے ہاتھوں ہاتھ نماز کی پابندی اور داڑھی سجانے کی نیت کی اور واقعی وہ نمازی اور بارِش ہو گئے۔ نیز ان کے اندر ایک بُرائی کی عادت تھی جس کا ذکر کرنا مناسب نہیں، اجتماعِ میلاد کی بَرَکت سے الحمد للہ مزاجِ دل وہ بھی دُور ہو گئی۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہئے کہ اجتماعِ میلاد میں شرکت کی سعادت سے مریضِ عصیاں کو گناہوں کا علاج مل گیا!

مانگ لو مانگ لو اُن کا غم مانگ لو، چشمِ رَحمت نگاہِ کرم مانگ لو

مَعْصِیت کی دوا لا جرم مانگ لو، مانگنے کا مزا آج کی رات ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{2} دل کا میل دھو دیا

نارتھ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے تحریر بیان کو اپنے انداز میں عرض کرتا ہوں، ان کا بیان ہے، ماہِ ربیع الثور شریف کے ابتدائی دنوں میں بعض عاشقانِ رسول نے مجھ گناہوں میں ڈوبے ہوئے بے عمل انسان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے گکری گراؤنڈ بابُ المدینہ کراچی میں مُنْعَقِد ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ میلاد میں شرکت کی دعوت دی۔ میری خوش قسمتی کہ میں نے حامی بھر لی، جب ۱۲ ویں شب آئی تو میں حسبِ وعدہ اجتماعِ میلاد میں جانے کیلئے مَدَنی قافلے

والوں کے ساتھ بس میں سوار ہو گیا۔ ایک عاشق رسول نے عدد چم چم نامی مٹھائی میں سے تقریباً تیس اسلامی بھائیوں میں توڑ توڑ کر ٹکڑیاں تقسیم کیں، تقسیم کرنے والے کا مَحَبَّت بھرا انداز میرے دل کو بہت بھایا۔ آخر کار ہم اجتماع میلاد میں پہنچ گئے۔ میں نے زندگی میں پہلی بار ہی ایسے روح پرور مناظر دیکھے تھے، نعتوں، سلاموں اور مرحبایا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پُر کیف نعروں نے دل کا میل دھودیا۔ الحمد للہ عز وجل میں ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ الحمد للہ عز وجل اب چہرے پر داڑھی مبارک اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کی بہار ہے نیز تادم تحریر علقائی مُشاوَرَت کے خادم (نگران) کی حیثیت سے سُنّتوں کی دھومیں مچانے کی سعادت مُیَسَّر (مُ۔ یَس۔ سَر) ہے۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رِضا مَدَنی ماحول
یہاں سنتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلّائے گا خوفِ خدا مَدَنی ماحول
یقیناً مقَدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہما

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! **صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

{3} نور کی بارش

عیدِ میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۴۱۷ھ) کو دوپہر کے وقت ہر سال کی طرح ظہر کی نماز کے بعد دعوتِ اسلامی کے حلقہ ناظم آباد باب المدینہ کراچی کا مَدَنی جلوس سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مرحبا کے نعرے لگاتا اور مرحبایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دھومیں مچاتا سڑکوں سے گزر رہا تھا۔ جگہ جگہ جلوس روک کر شرکاء کو بٹھا کر نیکی کی دعوت پیش کی جا رہی تھی۔ ذرا پس اُٹا ایک مقام پر کم و بیش دس سالہ مَدَنی مُنّے نے ’نیکی کی دعوت‘ پیش کی۔ جلوس پر سکوت طاری تھا۔ بیانِ ختم ہونے پر ایک شخص اُٹھا اور پوچھتا ہوا نگرانِ حلقہ کے پاس پہنچا، اس پر رُقت طاری تھی، کہنے لگا، ’میں نے اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ دورانِ بیان آپ کے ننھے مُنّے مبلغِ سمیت تمام شرکائے جلوس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ مُعاف کیجئے میں غیر مُسلم ہوں۔ مہربانی کر کے مجھے جھٹ داخلِ اسلام کر لیجئے۔ مرحبا کے نعروں سے فُہا کا سینہ دہل گیا۔ عیدِ میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مَدَنی جلوس کی عظمت اور دعوتِ اسلامی کی بابرکت بہار دیکھ کر شیطان سر پیٹ کر رہ گیا۔ داخلِ اسلام ہونے کے بعد وہ شخص یہ کہتا ہوا چل پڑا کہ اِنْ شَاءَ اللہ عز وجل میں اپنے خاندان میں جا کر اسلام کی دعوت پیش کروں گا۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور اسکی دعوتِ اسلام سے اس کی بیوی اور تین بچے نیز اس کے والد صاحب دینِ اسلام کے دامن میں آ گئے۔

عیدِ میلادُ النبی سے ہر کوئی مسرور ہے (مَدَنی ماحول) ہاں مگر شیطان بمع رُفقاء بڑا رنجور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! **صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

ایک عاشق رسول کا کچھ اس طرح کا بیان ہے، شبِ عیدِ میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نگرانی گراؤنڈ باب المدینہ کراچی میں دعوتِ اسلامی کی طرف سے منعقد (مُن۔ع۔قَد) کردہ بڑی رات کے غالباً دُنیا کے سب سے بڑے اجتماعِ میلاد میں ہم چند اسلامی بھائی حاضر ہوئے۔ یہ سبیلِ تذکرہ ایک اسلامی بھائی کہنے لگے، دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ میلاد میں پہلے کافی سوز و رقت ہوا کرتی تھی اب وہ بات نہیں رہی۔ یہ سن کر دوسرا بولا! آپ کی یہاں بھول ہو رہی ہے، اجتماعِ میلاد کی کیفیت تو وہی ہے مگر ہمارے دلوں کی کیفیت پہلے کی سی نہیں ہے! اگر آج بھی ہم تنقید کی خشک وادیوں میں بھٹکنے کے بجائے بصدِ عقیدت تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسین تھوڑے میں ڈوب کر نعتِ شریف سنیں تو ان شاء اللہ عز و جل کرمِ بالائے کرم ہوگا۔ پہلے اسلامی بھائی کا شیطانی و سوسوں پر مبنی غیر ذمہ دارانہ اعتراض اگرچہ قدموں کو مٹھڑ لؤل کر کے، یوریت دلا کر اجتماعِ میلاد سے محروم کر کے واپس گھر پہنچانے والا تھا مگر دوسرے اسلامی بھائی کا جواب صد کر دڑ مرحبا! کہ وہ نفسِ لوامہ کو جگانے والا شیطان کو بھگانے والا تھا، پُتنا نچہ وہ جواب بالصواب تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہو گیا میں نے ہمت کی، قدم اٹھائے اور اجتماعِ میلاد کے وسط میں جا پہنچا اور عاشقانِ رسول کے اندر جم کر بیٹھ گیا اور نعتوں کے پُر کیف نغموں میں کھو گیا۔ صُحِّ صادق کا وقت قریب آیا، سب اسلامی بھائی صُحِّ بہاراں کے استقبال کیلئے کھڑے ہو گئے، اجتماعِ پر ایک وجدانی کیفیت طاری تھی، ہر طرف مرحبا کی دھو میں مچی تھیں، شاہِ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دُرود و سلام کے گلدستے پیش کئے جا رہے تھے، عاشقانِ رسول کی آنکھوں سے سِلِ اشک رواں تھے، ہر طرف سے آہوں اور سسکیوں کی آوازیں آرہی تھیں، مجھ پر بھی عجیب کیف و مستی طاری تھی، میری گنہگار آنکھوں نے ہر طرف ہلکی ہلکی بند کیاں اور خوشگوار مہوار برستی دیکھی، گویا سارے کا سارا اجتماعِ بارانِ رحمت میں نہا رہا تھا، میں سر کی آنکھیں بند کئے پیارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسین تھوڑے میں گم دُرود و سلام پڑھنے میں مشغول تھا۔ یکا یک دل کی آنکھیں کھل گئیں، سچ کہتا ہوں، جس کا جشنِ ولادت منایا جا رہا تھا اسی شہنشاہِ اُمم، نورِ مجسم، محترم، رسولِ مستشتم، حبیبِ ربِّ اکرم، شاہِ بنی آدم عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سراپا گنہگار و سزاوارِ دَم پر کرمِ بالائے کرم فرمادیا، اور مجھے اپنا جلوہ زبیا دیکھا دیا، الحمد للہ عز و جل و یدارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا۔ واقعی اس اسلامی بھائی نے بالکل سچ کہا تھا کہ دعوتِ اسلامی کا اجتماعِ میلاد تو حسبِ سابق سوز و رقت والا ہی ہے مگر ہماری اپنی کیفیت بدل گئی ہے اگر ہم مٹوچہ رہیں تو آج بھی اُن کے جلوے عام ہیں۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا، کوئی عمر بھر بھی نہ پاسکا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

”مرحبا يا مصطفى“ کے بارہ حروف کی نسبت سے

جشن ولادت کے 12 مدنی پھول

مدینہ ۱ ﴿ جشن ولادت کی خوشی میں مسجدوں، گھروں، دکانوں اور سواریوں پر نیز اپنے محلہ میں بھی سبز سبز پرچم لہرائے، خوب خوب چراغاں کیجئے۔ اپنے گھر پر کم از کم بارہ بلب تو ضرور روشن کیجئے۔ بارہویں رات کو دھوم دھام سے اجتماعِ ذکر و نعت کا انعقاد کیجئے اور صبح صادق کے وقت سبز سبز پرچم اٹھائے دُروودِ سلام پڑھتے ہوئے انگلیاں آنکھوں سے ساتھ صُبح بھاراں کا استقبال کیجئے۔ ۱۲ ربیع النُّور شریف کے دن ہو سکے تو روزہ رکھ لیجئے کہ ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یوم ولادت مناتے تھے جیسا کہ حضرت سیدنا اُمّ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیر کے روزے کے بارے میں دُرّ یافت کیا گیا (کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر پیر کو روزہ رکھتے تھے) تو ارشاد فرمایا، ”اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (صحیح مسلم، ص ۵۹۱، حدیث ۱۹۸ - (۱۱۶۲) دار ابن حزم بیروت)

شارح صحیح بخاری حضرت سیدنا امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”اور ولادت باسعادت کے ایام میں محفل میلاد کرنے کے خواص سے یہ اثر مُجَرَّب (یعنی تجربہ شدہ) ہے کہ اس سال اَمْن و اَمَان رہتا ہے اور ہر مُراد پانے میں جلدی آنے والی خوشخبری ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل اُس شخص پر رحمت نازل فرمائے جس نے ماہِ ولادت کی راتوں کو عید بنالیا۔ (المواہب لَدنیہ، ج ۱، ص ۱۳۸، مرکز اہلسنت بَرَکاتِ رَحْمَاتِ اللہ)

مدینہ ۲ ﴿ کَعْبَةُ اللہ شریف کے نقشے (Model) میں معاذ اللہ کہیں کہیں گڑیوں کا طواف دکھایا جاتا ہے، یہ گناہ ہے۔ زمانہ جاہلیت میں کعبۃ اللہ شریف میں تین سو ساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے۔ ہمارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتحِ مکہ کے بعد کعبۃ المُشرِفہ کو بچوں سے پاک فرما دیا لہذا نقشے میں بھی بُت (گڑیاں) نہیں ہونے چاہئیں۔ اس کی جگہ پلاسٹک کے پھول رکھے جاسکتے ہیں۔ (طوافِ کعبہ کے منظر کی تصویر جس میں چہرے واضح نظر نہیں آتے اُس کو مسجد یا گھر وغیرہ میں لگانا جائز ہے۔ ہاں جس تصویر کو زمین پر رکھ کر کھڑے کھڑے دیکھنے سے چہرے واضح نظر آئے اُس کا آویزاں کرنا ناجائز و گناہ ہے۔)

مدینہ ۳ ﴿ ایسے ”باب“ (Gate) لگانا جائز نہیں جن میں مَور وغیرہ بنے ہوئے ہوں۔ جانداروں کی تصاویر کی مذمت میں دو احادیثِ مبارکہ پڑھئے اور خوفِ خداوندی سے لرزئے:-

☆ (رحمت کے) فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کُتیا یا تصویر ہو۔ (صحیح بخاری، ج ۲ ص ۴۰۹، حدیث ۳۳۲۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)

☆ جو کوئی (جاندار کی) تصویر بنائے گا اللہ تعالیٰ اُس کو اُس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک اُس تصویر میں رُوح نہ بھونک دے اور وہ اُس میں کبھی بھی رُوح نہ بھونک سکے گا۔ (صحیح بخاری، ج ۴ ص ۴۲۲، حدیث ۵۰۴۲، دار الکتب العلمیہ بیروت)

مدینہ ۴ ﴿ جشن ولادت کی خوشی میں بعض جگہ گانے باجے بجائے جاتے ہیں ایسا کرنا شرعاً گناہ ہے۔ اس سلسلے میں دو روایات پیش خدمت ہے:-

☆ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔“ (فردوس الاخبار، ج ۱ ص ۴۸۳، حدیث ۱۶۱۲، دارالکتاب العربی بیروت)

☆ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے، گانا دل کو خراب اور رب تبارک و تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص ۶۰۳، پشاور)

مدینہ ۵ ﴿ نعتِ پاک کی کیسیٹیں بے شک چلائیں مگر اس میں بھی اذان و اوقات نماز کی رعایت اور مریضوں وغیرہ کی تکلیف کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (عورت کی آواز میں نعت کی کیسیٹ نہ چلائیں)

مدینہ ۶ ﴿ شارع عام میں زمین پر اس طرح سجاوٹ کرنا، پرچم گاڑنا جس سے راہ گیروں اور گاڑی والوں کو تکلیف ہو، ناجائز ہے۔

مدینہ ۷ ﴿ چراغاں دیکھنے کیلئے عورتوں کا بے پردہ نکلنا حرام و شرمناک نیز باپردہ عورتوں کا بھی مُروجہ انداز میں مردوں میں اختلاط انتہائی افسوس ناک ہے۔ نیز بجلی کی چوری بھی ناجائز ہے۔ لہذا اس سلسلے میں بجلی فراہم کرنے والے ادارہ سے رابطہ کر کے جائز ذرائع سے چراغاں کی ترکیب بنائیے۔

مدینہ ۸ ﴿ جلوسِ میلاد میں حتیٰ الامکان باوجود رہے، نماز باجماعت کی پابندی کا خیال رکھئے۔ شرعی مجبوری نہ ہونے کی صورت میں جلوس کے دوران بھی نماز باجماعت مسجد کے اندر ادا کرنا واجب ہے۔ عاشقانِ رسول نماز کی جماعت ترک کرنے والے نہیں ہوا کرتے۔

مدینہ ۹ ﴿ جلوسِ میلاد میں ’لنگرِ رسائل‘ چلائے یعنی مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے اور مدنی پھولوں کے مختلف پمفلٹ خوب تقسیم کیجئے نیز پھل اور اناج وغیرہ پھینکنے کے بجائے لوگوں کے ہاتھوں میں دیجئے۔ زمین پر گرنے بکھرنے اور قدموں تلے گھلنے سے ان کی بے حرمتی ہوتی ہے اور اس طرح قصداً کھانے پینے کی چیزوں کو ضائع کرنا گناہ ہے۔

مدینہ ۱۱ ﴿ اشتیعال انگیز نعرہ بازی پُر وقار جلوسِ میلاد کو سبوتاژ کر سکتی ہے۔ پُر امن رہنے میں آپ کی اپنی بھلائی ہے۔

مدینہ ۱۲ ﴿ خدا نخواستہ اگر کہیں ہلکا پھلکا پتھراؤ ہو بھی جائے تب بھی جذبات میں آکر جوابی کارروائی پر نہ اتر آئیں کہ اس طرح آپ کا جلوسِ میلاد بٹر پڑا اور دشمن کی مراد بار آور.....

غُنجے چٹکے، پھول مہکے ہر طرف آئی بہار

ہوگئی صبحِ بہاراں عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !

جشنِ ولادت کے بارے میں مکتوبِ عطار

﴿مَدَنی التجاء ہے کہ ہر ہر جگہ ہر سال ماہِ صفر المظفر کے آخری ہفتہ وار اجتماع میں یاد دہانی کیلئے مکتوبِ عطار پڑھ کر سُنا دیا جائے۔
اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی حسبِ حال ترمیم فرمائیں۔﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط سبِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رَحْمَیْ غَفِیْ عَنْہُ کی جانب سے تمام
اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں کی خدمت میں جشنِ ولادت کی خوشی میں لہراتے ہوئے سبز سبز پرچموں اور جگمگاتے بلبوں
اور ننھے ننھے ٹٹموں کو چومتا ہوا شہد سے بھی بیٹھا مَدَنی سلام،

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ، الحمد للہ رب العلمین علیٰ کُلِّ حال۔

تم بھی کر کے اُن کا چرچا اپنے دل چکاؤ اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

﴿مدینہ ۱﴾ چاند رات کو ان الفاظ میں تین بار مساجد میں اعلان کروائیں،

”تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مبارک ہو کہ ربيعُ الثَّوَرِ شریف کا چاند نظر آ گیا ہے۔“

ربیع الثور اُمیدوں کی دُنیا ساتھ لے آیا دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

﴿مدینہ ۲﴾ مَزِد کا داڑھی مُنڈ وانا یا ایک مُٹھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے۔ اسلامی بہن کا بے پردگی حرام ہے۔ اسلامی بھائی
جشنِ ولادت کے احترام میں چاند رات تا ۱۲ ویں، داڑھی مُنڈ وانا اور اسلامی بہنیں بے پردگی کرنا ترک کریں اور اسی کی بدلت
سے اسلامی بھائی ہمیشہ کیلئے ایک مُٹھی داڑھی اور اسلامی بہنیں مُسْتَقِل شرعی پردہ اور زہے قسمت مَدَنی بدقع پہننے کی نیت کریں۔
(مَزِد کا داڑھی مُنڈ وانا یا ایک مُٹھی سے گھٹانا اور عورت کا بے پردگی کرنا حرام اور فوزِ اتوبہ کر کے ان گناہوں سے باز آنا واجب ہے۔)

جھک گیا کعبہ سبھی بُت منہ کے بل اُندھے گرے دبدبہ آمد کا تھا اُفلاؤ و سہلا مرجا

﴿مدینہ ۳﴾ سُنّتوں اور نیکیوں پر استقامت پانے کا عظیم مَدَنی نسخہ یہ ہے کہ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ کلرِ مدینہ
کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کے کارڈ پُر کر کے ہر ماہ جمع کروانے کی نیت کریں، ہاتھ اٹھا کر کہئے! اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بوندیاں رَحمت کی آئیں اب مرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

﴿مدینہ ۴﴾ تمام اسلامی بھائی بِشْمُولِ نگرانِ وِزْمَہ دارانِ ربيعُ الثَّوَرِ شریف میں خُصُوصِیّت کے ساتھ کم از کم تین دن کے
مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں اور اسلامی بہنیں ۳۰ دن تک روزانہ گھر کے اندر (صُرف گھر والوں کو)
درسِ فیضانِ سُنّت جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیت کریں۔

﴿فیضانِ سُنّت کے ابواب (پیٹ کا قفلِ مدینہ، فیضانِ بسم اللہ، آدابِ طعام وغیرہ) سے درس جاری کریں۔﴾

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سکنے سنتیں قافلے میں چلو

مدینہ ۵ ﴿ اپنی مسجد گھر، دکان، کارخانہ وغیرہ پر 12 عدد، ورنہ کم از کم ایک عہدہ سبز پرچم ربیع النور شریف کی چاند رات سے لیکر سارا مہینہ لہرائیے۔ بسوں، ویکوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ پر ضرورتاً اپنے پلے سے پرچم خرید کر باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگائیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عوجل ہر طرف سبز سبز پرچموں کی بہاریں مسکراتی نظر آئیں گی۔ عموماً ٹرکوں کے پیچھے بڑی بڑی تصویریں اور بے ہودہ اشعار لکھتے ہوتے ہیں۔ میری آرزو ہے کہ ٹرکوں، بسوں، ویکوں، رکشوں، ٹیکسیوں، سوزوکیوں اور کاروں وغیرہ کے پیچھے نمایاں الفاظ میں تحریر ہو، مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے۔ مالکان بس اور ٹرانسپورٹ والوں سے مل کر مَدَنی ترکیبیں کیجئے اور سب مدینہ غُفٰی عَنْہُ کے دل کی دعائیں لیجئے۔

ضروری احتیاط ﴿ اگر جھنڈے پر نقشِ نعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھیں کہ نہ وہ لیرے لیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے۔ نیز بھوں ہی ربیع النور شریف کا مہینہ تشریف لے جائے فوراً اتار لیں۔ اگر احتیاط نہیں کر پاتے اور بے ادبی ہو جاتی ہے تو بغیر نقش و تحریر کے سادہ سبز پرچم لہرائیے۔ (سب مدینہ غُفٰی عَنْہُ بھی حتی الامکان اپنے مکان بے شان پر سادہ جھنڈے لگاتا ہے۔)

نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ نبی کا جھنڈا اُمّن کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

مدینہ ۶ ﴿ اپنے گھر پر ۱۲ جھانروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم ۱۲ بلبوں سے نیز اپنی مسجد و محلّے میں بھی ۱۲ دن تک خوب چراغان کیجئے۔ (مگر ان کاموں کیلئے بجلی چوری کرنا حرام ہے۔ لہذا اس سلسلے میں بجلی فراہم کرنے والے ادارہ سے رابطہ کر کے جائز ذرائع کی ترکیب بنائیے) سارے علاقے کو سبز سبز پرچموں اور رنگ برنگ قمقموں سے سجا کر دُہن بنا دیجئے۔ مسجد، گھر کی چھت اور چوک وغیرہ پر راہگیروں اور سوار یوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حقوقِ عامہ تلف کئے بغیر فضا میں مُعلق ۱۲ میٹر حسبِ ضرورت سائز کے بڑے بڑے پرچم لہرائیے۔ بیچ سڑک پر پرچم نہ گاڑیے کہ اس سے ٹریفک کا نظام متاثر ہوتا ہے۔ نیز گلی وغیرہ کہیں بھی اس طرح کی سجاوٹ نہ کیجئے جس سے مسلمانوں کی حق تلفی اور دل آزاری ہو۔

بیتِ اقصیٰ، بامِ کعبہ، بَرَمَکَانِ آمَنہ نَصَبِ پرچم ہو گیا اہلاً و سہلاً مرحبا

مدینہ ۷ ﴿ ہر اسلامی بھائی حسبِ توفیق زیادہ ورنہ کم از کم بارہ روپے کے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسائل اور مَدَنی پھولوں کے مختلف پمفلٹ جلوسِ میلاد میں بانٹے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ اسی طرح سارا سال اجتماعات میں لنگرِ رسائل کا اہتمام فرما کر نیکی کی دعوت کی دھومیں چائیں۔ شادی غمی کی تقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطر بھی ”لنگرِ رسائل“ چلائیے اور دیگر مسلمانوں کو اس کی ترغیب دلائیے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دین کو پھیلائیے کر کے راضی حق کو حقدار جہاں بن جائیے

مدینہ ۸ ﴿ سب مدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ ”جشن ولادت کے ۱۲ مدنی پھول“ ممکن ہو تو 112 ورنہ کم از کم ۱۲ عدد نیز ہو سکے تو رسالہ ”صبح بہاراں“ ۱۲ عدد مکتبۃ المدینہ سے بذریعہ حاصل کر کے تقسیم کیجئے۔
 ٹھوسا ان تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچائیے جو جشن ولادت کی دھومیں مچاتے ہیں۔ ربیع النور شریف کے دوران ۱۲۰۰ روپے اگر یہ نہ ہو سکے تو ۱۱۲ روپے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو ۱۲ روپے (بالغان و بالغات) کسی سنی عالم کو پیش کیجئے۔
 اگر اپنی مسجد کے امام، مؤذن یا خدام میں بانٹ دیں تب بھی ٹھیک ہے بلکہ یہ خدمت ہر ماہ جاری رکھنے کی نیت کریں تو مدینہ مدینہ۔
 مجھے کے روز دیں تو بہتر کو مجھے کو ہر نیکی کا ستر گنا ثواب ملتا ہے۔ الحمد للہ عجل سنتوں بھرے بیان کی کیسیٹ سن کر کئی لوگوں کی اصلاح ہو جاتی ہے آپ حضرات میں بھی کچھ نہ کچھ ایسے خوش نصیب ہوں گے جو بیان کی کیسیٹ سن کر مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے ہوں گے۔ لہذا ایسی کیسیٹیں لوگوں تک پہنچانا دین کی عظیم خدمت اور بے انتہا ثواب ہے تو جس سے بن پڑے ہفتہ میں ورنہ مہینے میں کم از کم کیسیٹیں بیان کی ضرور فروخت کرے۔ خیر اسلامی بھائی اگر مفت تقسیم کریں تو مدینہ مدینہ۔
 جشن ولادت کی خوشی میں بیان کی کیسیٹیں خوب تقسیم فرمائیے اور تبلیغ دین میں حصہ لیجئے۔ شادیوں کے مواقع پر کارڈ کے ساتھ رسالہ اور ہو سکے تو بیان کی کیسیٹ بھی منسلک فرمائیے۔ عید کارڈز کا رواج ختم کر کے اس کی جگہ بھی یہی رائج کیجئے تاکہ جو رقم خرچ ہو اس سے دین کا بھی فائدہ ہو۔ مجھے لوگ قیمتی عید کارڈز بھجواتے ہیں اس سے دل خوش ہونے کے بجائے جلتا ہے۔
 کاش! عید کارڈز پر خرچ ہونے والی رقم دین کے کام میں صرف کی جاتی! نیز اس پر لگی ہوئی افشاں (یعنی چمکدار پاؤڈر) اس سے سخت پریشانی ہوتی ہے۔

ان کے در پہ پلنے والا اپنا آپ جواب کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے
 مدینہ ۹ ﴿ بڑے شہر میں ہر علاقائی مشاورت کا نگران (قصبہ والے قصبہ میں) ۱۲ دن تک روزانہ مختلف مقامات پر عظیم الشان چوک اجتماعات منعقد کرے (فہمہ دار اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعات فرمائیں) ربیع النور شریف کے دوران ہونے والے تمام اجتماعات میں جن سے ہو سکے وہ سبز پرچم ساتھ لایا کریں۔

لب پہ نعت رسول اکرم ہاتھوں میں پرچم دیوانہ سرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے
 مدینہ ۱۰ ﴿ گیارہ کی شام کو ورنہ ۱۲ ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہو سکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیت سے سفید لباس، عمامہ، سر بند، ٹوپی، کتھنی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چٹل، تسبیح، عطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافلہ پیڈ وغیرہ اپنے استعمال کی ہر چیز ممکنہ صورت میں نئی لیجئے۔ (اسلامی بہنیں بھی اپنی ضرورت کی جو اشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں)

آئی نئی حکومت سکہ نیا چلے گا عالم نے رنگ بدلا صبح شب ولادت
 مدینہ ۱۱ ﴿ ۱۲ ویں شب اجتماع میلاد میں گزار کر بوقت صادق اپنے ہاتھوں میں پرچم اٹھائے دُرود و سلام کے ہار لئے اشکبار آنکھوں سے ”صبح بہاراں“ کا استقبال کیجئے۔ بعد نماز فجر سلام و عید مبارک کہہ کر ایک دوسرے سے گرم جوشی کے ساتھ ملاقات فرمائیے اور سارا دن عید کی مبارکباد پیش کرتے اور عید ملتے رہئے۔

عید میلاد النبی تو عید کی بھی عید ہے آج تو ہے عید عیدیں عید میلاد النبی
 مدینہ ۱۲ ﴿ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یوم ولادت مناتے رہے۔ آپ بھی یا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ۱۲ ربیع النور شریف کو روزہ رکھ کر سبز پرچم اٹھائے جلوس میلاد میں شریک ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو باوجود رہئے۔ لب پر دُرود و سلام کے پھول برساتے، نگاہیں جھکائے پُر وقار طریقے پر چلئے۔ اُچھل کود مچا کر کسی کو تنقید کا موقع مت دیجئے۔

ربیع الاول اہلسنت تجھ پہ کیوں نہ ہوں قرباں کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ ولادت منانے کی نیئیں

بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث مبارک ہے،

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ 'یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔' (صحیح بخاری، ج ۱ ص ۵)

یاد رکھئے! ہر نیک عمل میں ثوابِ آخرت کی نیت ہونا ضروری ہے ورنہ ثواب نہیں ملے گا۔ جشنِ ولادت منانے میں بھی ثواب کمانے کی نیت ضروری ہے۔ ثواب کی نیت کیلئے عمل کا شریعت کے مطابق اور زیورِ اخلاص سے مزیّن ہونا شرط ہے۔ اگر کسی نے دکھاوے اور واہ واہ کروانے کی خاطر جشنِ ولادت منایا، اس کیلئے بجلی کی چوری، پالجمر چندہ وصول کیا، بلا اجازت شرعی مسلمانوں کو ایذا دی اور حقوقِ عامہ تکلف کئے، اونچی آواز سے اور ایسے وقت لاؤڈ اسپیکر چلایا جس سے مریضوں، سونے والوں اور شیر خوار بچوں کو تکلیف ہو تو ثواب ثواب کی نیت بے کار ہے بلکہ گنہگار ہے۔ جس قدر اچھی اچھی نیتیں زیادہ ہوں گی اسی قدر ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ پُنانچہ 18 نیتیں پیش کی جاتی ہیں مگر یہ نامکمل ہیں، علمِ نیت رکھنے والا ثواب بڑھانے کی غرض سے مزید نیتوں کا اضافہ کر سکتا ہے۔ حسبِ حال یہ نیتیں کر لیجئے:-

'جشنِ میلاد النبی مرحبا' کے اٹھارہ حروف کی نسبت سے جشنِ ولادت منانے کی 18 نیتیں

- (۱) حکمِ قرآنی **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (پ ۳۰، الضحیٰ، ۱۱)
- پر عمل کرتے ہوئے اللہ عزوجل کی سب سے بڑی نعمت کا چرچا کروں گا (۲) رضائے رب العزت عزوجل پانے کیلئے جشنِ ولادت کی خوشی میں پُراغاں کروں گا (۳) جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شبِ ولادت جو تین جھنڈے گاڑے تھے اس کی پیروی میں جھنڈے لہراؤں گا (۴) سبز سبز گنبد کی نسبت سے سبز پرچم لگاؤں گا (۵) دھوم دھام سے جشنِ ولادت منا کر کفار پر عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سکہ بٹھاؤں گا (گھر گھر پُراغاں اور سبز جھنڈے دیکھ کر کفار یقیناً حیران ہوں گے کہ مسلمانوں کو اپنے نبی کی ولادت سے والہانہ پیار ہے) (۶) جشنِ ولادت کی دھوم مچا کر شیطان کو پریشان کروں گا (۷) ظاہری سجاوٹ کے ساتھ ساتھ توبہ و استغفار کے ذریعے اپنا باطن بھی سجاؤں گا (۸) بارہویں رات کو اجتماعِ میلاد اور (۹) عیدِ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دن نکلنے والے جلوسِ میلاد میں شرکت کر کے ذکرِ خدا و مصطفیٰ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سعادتیں اور (۱۰) علماء، و (۱۱) صلحا کی زیارتیں اور (۱۲) عاشقانِ رسول کے قُرب کی بَرَکتیں حاصل کروں گا (۱۳) جلوسِ میلاد میں باعمامہ اور خُشی الامکان (۱۴) باؤصور ہوں گا اور (۱۵) جلوس کے دوران بھی مسجد کی نمازِ باجماعت ترک نہیں کروں گا (۱۶) حسبِ توفیق 'لنگرِ رسائل' کی ترکیب بناؤں گا (یعنی مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسائل و پمفلٹ نیز سنتوں بھرے بیانات کی کپیسٹس اجتماعِ میلاد اور جلوسِ میلاد میں تقسیم کروں گا) (۱۷) انفرادی کوشش کرتے ہوئے کم از کم بارہ اسلامی بھائیوں کو مدنی قافلے میں سفر کی دعوت دوں گا (۱۸) جلوسِ میلاد میں حتی الوسع سارا راستہ زبان و آنکھ کا قفلِ مدینہ لگائے، نعتوں کی سماعت اور دُرد و سلام کی کثرت کروں گا۔

یارِ پِ مصطفیٰ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہمیں خوش دلی اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ جشنِ ولادت منانے

کی توفیق مرحمت فرمائے اور جشنِ ولادت کے صدقے ہمیں جنتِ الفردوس میں بے حساب داخلہ عنایت کر۔

بخش دے ہم کو الہی! بہرِ میلاد النبی (ﷺ) نامہ اعمال عصیاں سے برا بھرا پور ہے

آمین بِجاءِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَامِ

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و

بے حساب جنتِ الفردوس میں آقا کا پڑوس

۱۷ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ